جمهورية مصر العربية 8 رجب 1440 هـ
وزارت اوقاف 15 مارچ 2019م

الحمد لله رب العالمین ، جو فرماتا ہے {**وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ**} ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن سيدنا ونبينا محمدا عبده ورسوله ، اللهم صل وسلم وبارك عليه وعلى آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين ۔

وبعد :

البر (نیکی) ایک ایسا جامع عربی لفظ ہے جو ان تمام اخلاق کریمہ ، خصال حمیدہ اور عمدہ صفات کو شامل ہے جو دلوں میں سکون واطمئنان پیدا کرتی ہیں، لوگوں کے درمیان محبت جنم دیتی ہیں اور معاشروں میں امن واستقرار کا باعث بنتی ہیں ، جس وقت نبی کریم ﷺ سے نیکی کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: **(نیکی حسن خلق ہے) ۔**

بلاشبہ لوگوں میں سے والدین ہی انسان کے حسن سلوک کے سب سے زیادہ حقدار ہیں ، اللہ تعالی نے ہمیں ان دونوں کے ساتھ نیکی کرنے ، ان کے ساتھ حسن سلوک کرنے اور ان سے نرمی اور عجز وانکساری کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہے ۔

جب ہم قرآن کریم اور سنت نبوی کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ والدین اور اولاد کے درمیان ایک مثالی تعلق کس طرح قائم ہوتا ہے ، ارشاد خداوندی ہے : {وَقَضَى رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ أَحَدُهُمَا أَوْ كِلَاهُمَا فَلَا تَقُلْ لَهُمَا أُفٍّ وَلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَهُمَا قَوْلًا كَرِيمًا * وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا}: اور آپ کے رب نے حکم فرما دیا ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو جب وہ دونوں یا ان میں سے ایک

تمہارے پاس بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم انہیں اف تک نہ کہنا اور انہیں جھڑکنا بھی نہیں اور ان دونوں کے ساتھ بڑے ادب سے بات کرو ، اور ان دونوں کے لئے نرم دلی سے عجز وانکساری کے بازو جھکا دو اور کہو اے میرے رب ان دونوں پر رحم فرما جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پالا تھا ۔ اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا نماز ۔ جو کہ دین کا ستون اور اسلام کا انتہائی اہم رکن ہے ۔ کے بعد سب سے افضل عمل ہے ، اور جس وقت نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کہ اللہ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل کون سا ہے ؟ آپ نے فرمایا نماز کو اپنے وقت پر ادا کرنا ، عرض کی گئی اس کے بعد کون سا ؟ آپ نے فرمایا اس کے بعد والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ، عرض کی گئی اس کے بعد کون سا ؟ آپ نے فرمایا : اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ۔

اسلام نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنے ، ان سے نیکی کرنے اور ان کی دیکھ بھال کرنے کو بہت اہمیت دی ہے اور بالخصوص ماں کے ساتھ مزید حسن سلوک کرنے اور اس کی دیکھ بھال کرنے کی تاکید کی ہے ۔

ایک آدمی رسول اللہ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے رسول، لوگوں میں سے میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے ؟ آپ نے فرمایا : تیری ماں ، اس نے کہا : اس کے بعد کون ؟ آپ نے فرمایا : تیری ماں ، اس نے کہا : اس کے بعد کون ؟ آپ نے فرمایا تیری ماں ، اس نے کہا اس کے بعد کون ؟ آپ نے فرمایا تیرا باپ ۔

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں : میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا عورت پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کس کا ہے ؟ آپ نے فرمایا اس کے خاوند کا ، میں نے کہا : اور آدمی پر لوگوں میں سے سب سے زیادہ حق کس کا ہے ؟ آپ نے فرمایا : اس کی ماں کا ۔

اور اس میں حیرانگی کی کوئی بات نہیں ہے کیونکہ اگر ماں وفا کی سب سے زیادہ حقدار نہیں ہے تو پھر اور کون ہو گا ؟ اس ذات سے زیادہ وفا کا حقدار کون ہو گا جس نے تجھے نو مہینے اپنے پیٹ میں اٹھائے رکھا جوکہ گویا نو سال تھے ، تیری ولادت کے وقت ایسی تکلیف برداشت کی جس سے روح کانپ اٹھتی ہے ، تجھے اپنی چھاتی سے دودھ پلایا ، اپنے دائیں ہاتھ سے تجھ سے گندگی کو دور کیا ، خوراک میں تجھ کو اپنی ذات پر ترجیح دی ، اگر تجھے کوئی بیماری یا تکلیف پہنچی تو وہ تیری لئے بے چین ہو گئی اور اس کو تیری زندگی اور اپنی موت کے درمیان اختیار دیا جاتا تو وہ بلند آواز سے تیری زندگی کو اختیار کرتی اور تیری خاطر اپنی زندگی قربان کر دیتی ، اس ذات سے زیادہ وفا کا حقدار کون ہو سکتا ہے جس کے بارے میں رب نے قرآن میں ارشاد فرمایا: {وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا} اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم فرمایا ۔ اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے اٹھائے رکھا اور اسے تکلیف کے ساتھ جنا ، اور اس کا اٹھانا اور اس کا دودھ چھڑانا تیس ماہ ہے ۔

یہ انسان پر اللہ کا فضل وکرم ہے کہ وہ اسے اپنے والدین اور بالخصوص ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کی توفیق عطا فرمائے ، جس شخص کو اس چیز کی ہدایت اور توفیق دے دی گئی اس کو اللہ کریم نے بہت بڑی بھلائی عطا فرما دی اور اس پر بہت بڑا فضل فرما دیا جس کا اثر وہ دنیا میں اللہ کی توفیق اور برکت کی صورت میں دیکھے گا اور آخرت میں نجات ، بخشش اور رحمت خداوندی کی صورت میں اس کے ثواب کی امید رکھے گا ، ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے بہت سے فضائل اور ثمرات ہیں جنہیں والدین کا فرمانبردار دنیا وآخرت میں حاصل کرے گا ہم ان میں سے چند ایک کا ذکر کرتے ہیں :

* اس کی ضرورتوں کو پورا کر دیا جاتا ہے ، مشکلات ومصائب کو دور کر دیا جاتا ہے اور اس کی دعاؤں کو قبول کیا جاتا ہے ، حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی کریم صلی

الله علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا (تین آدمی اکٹھے سفر کر رہے تھے کہ ان کو بارش نے آ لیا تو انہوں نے پہاڑ کے غار میں پناہ لی اور ان کے غار کے منہ پر پہاڑ کا ایک پتھر آ کر گرا اور ان پر غار کا منہ بند کر دیا تو انہوں نے ایک دوسرے کو کہا : تم اپنے ان کاموں کو یاد کرو جو تم نے خالص الله کی رضا کے لئے کئے ہیں اورتم ان کے وسیلہ سے الله کریم سے دعا مانگو شاید الله کریم تم سے اس پتھر کو دور کر دے ، ان میں سے ایک نے کہا : ا ے الله میرے بوڑھے والدین تھے اور میرے چھوٹے چھوٹے بچے تھے ، میں ان کے لئے ریوڑ چرایا کرتا تھا ، اور جب میں ان کے پاس آتا ریوڑ کا دودھ دھوتا اور اپنے بچوں سے پہلے اپنے والدین کو دودھ پلانے سے آغاز کرتا ، ایک دن میں لیٹ ہو گیا ، شام کے بعد واپس آیا اور اپنے والدین کو سویا ہوا پایا ، میں نے دودھ دھویا جیساکہ میں دھویا کرتا تھا ، میں اپنے والدین کے سروں کے پاس کھڑا ہو گیا میں نے ان کو بیدار کرنا ناپسند کیا اور میں نے بچوں کو دودھ پلانا بھی ناپسند کیا اور بچے میرے قدموں میں بلبلاتے رہے حتی کہ فجر طلوع ہو گئی ، اے الله اگر تو جانتا ہے کہ میں نے یہ کام تیری رضا کے لئے کیا تھا تو تو ہمارے لئے غار کے منہ کو کھول دے جس سے ہم آسمان کو دیکھ سکھیں تو الله تعالی نے غار کے منہ کو کھول دیا) پھر اس کے دونوں ساتھیوں میں سے ہر ایک نے اپنے اس کا م کے وسیلہ سے الله کی بارگاہ میں التجا کی جو انہوں نے خالص الله کی رضا کے لئے کئے تھے تو الله تعالی نے انہیں اس مصیبت اور مشکل سے نجات عطا فرمائی ۔

* یمن کے لوگوں کا ایک وفد حضرت عمر بن خطاب رضی الله عنہ کے پاس آیا تو آپ نے ان سے پوچھا : کیا تم میں اویس بن عامر بھی ہے ؟ حتی کہ آپ اویس بن عامر کے پاس آئے اور کہا : تم اویس بن عامر ہو ؟ انہوں نے کہا : ہاں ، آپ نے کہا : تم مراد او ر پھر قرن سے ہو ؟ انہوں نے کہا : ہاں ، آپ نے کہا : تم کو برص کی بیماری تھی جس سے تم شفایاب ہو گئے ہو سوائے ایک درہم کی جگہ کے ؟ انہوں نے کہا : جہاں ، آپ نے کہا تمہاری والدہ ہے ؟ انہوں نے کہا : ہاں ، آپ نے فرمایا : میں نے رسول الله کو فرماتے

ہوئے سنا ہے کہ (اہل یمن کی امداد کے ساتھ مراد اور پھر قرن سے اویس بن عامر تمہارے پاس آئے گا جس کو برص کی بیماری تھی اور سوائے ایک درہم کی جگہ کے وہ اس سے شفایاب ہو گئے ہیں ، اس کی والدہ ہے جس کا وہ فرمانبردار ہے ، اگر وہ اللہ کی قسم اٹھا لے تو اللہ اس کی قسم کو ضرور پورا کرے گا اور اگر تم اس سے اپنے لئے بخشش کی دعا کروا سکو تو ضرور کروانا) پس تم میرے لئے بخشش کی دعا کرو ، انہوں نے آپ کے لئے بخشش کی دعا کی تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں کہا : تم کہاں جانا چاہتے ہو ، انہوں نے کہا : کوفہ ، آپ نے کہا : کیا میں تمہارے لئے اس کےحاکم کی طرف خط نہ لکھ دوں ؟ انہوں نے کہا : میرا فقراء ومحتاج لوگوں میں ہونا مجھے زیادہ پسند ہے ، نبی کریم ﷺ کی گفتگو میں اس بات کی طرف اشارہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی کا ان کی دعا کو قبول فرمانا ان کا اپنی ماں کے فرمانبردار ہونے کی وجہ سے تھا ۔

* اس کے عظیم اجر وثواب ہے ، معاویہ السلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا : میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے رسول ، میں نے اللہ تعالی کی رضا اور آخرت کے لئے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے ، آپ نے فرمایا : (اللہ تجھ پر رحم فرمائے ، کیا تیری ماں زندہ ہے ؟) میں نے کہا : ہاں ، آپ نے فرمایا : (تم واپس لوٹ جاؤ اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرو) پھر میں دوسری جانب سے آپ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے رسول ، میں نے اللہ تعالی کی رضا اور آخرت کے لئے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے ، آپ نے فرمایا : (اللہ تیرا بھلا کرے ، کیا تیری ماں زندہ ہے ؟) میں نے کہا : ہاں اے اللہ کے رسول ، آپ نے فرمایا : (تم واپس اس کے پاس لوٹ جاؤ اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرو) پھر میں آپ کے سامنے سے آپ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے رسول ، میں نے اللہ تعالی کی رضا اور آخرت کے لئے آپ کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا ارادہ کیا ہے ، آپ نے فرمایا : (اللہ تجھے پر رحم

فرمائے ، کیا تیری ماں زندہ ہے ؟) میں نے کہا : ہاں اے اللہ کے رسول ، آپ نے فرمایا : (اللہ تجھے پر رحم فرمائے ، اس کے قدموں کو لازم پکڑ لو ، وہی جنت ہے) ۔

اور کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس سے گزرا ، صحابہ کرام نے اس کے توانا جسم اور پھرتی کو دیکھا جس نے انہیں حیران کر دیا تو انہوں نے کہا : اے اللہ کے رسول ، کاش یہ آدمی اللہ کی راہ میں ہوتا !! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (اگر یہ اپنے چھوٹے بچوں کے رزق کی خاطر تگ ودو کر رہا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے اور اگر یہ اپنے بوڑھے والدین کے لئے رزق کی خاطر نکلا ہے تو یہ اللہ کی راہ میں ہے) ۔

* اس کے گناہوں کو بخش دیا جاتا ہے ، ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہا : اے اللہ کے رسول ، میں نے بہت بڑا گناہ کر دیا ہے کیا میرے لئے کوئی توبہ ہے ؟ آپ نے فرمایا : (کیا تیری ماں ہے ؟) اس نے کہا : نہیں ، آپ نے فرمایا : (کیا تیری کوئی خالہ ہے ؟) اس نے کہا : ہاں ہے ، آپ نے فرمایا : (پس تو اس کے ساتھ حسن سلوک کر) ۔

* اس کو جنت کے باغات عطا کئے جاتے ہیں اور بلند مقامات سے نوازا جاتا ہے ، عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا : میں نے عرض کی : اے اللہ کے نبی ، کون سا عمل سب سے زیادہ جنت کے قریب ہے ؟ آپ نے فرمایا : (نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا) میں نے عرض کی : اے اللہ کے نبی اس کے بعد کون سا ؟ آپ نے فرمایا : (والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا) ۔

اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا اور میں نے ایک قاری کی آواز کو سنا جو پڑھ رہا تھا میں نے کہا : یہ کون ہے ؟ انہوں نے کہا : یہ حارثہ بن نعمان ہے ، رسول

الله ﷺ نے فرمایا : (نیکی کا صلہ اسی طرح ہے نیکی کا صلہ اسی طرح ہے) اور حارثہ بن نعمان اپنی والدہ کے ساتھ سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والا تھا ۔

ہمیں بھی اپنے والدین کا فرمانبردار اور ان کا وفادار ہونا چاہیے اور ہمیں اس بات کا یقین رکھنا چاہیے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک ایک قرض ہے اور اسی طرح ان کی نافرمانی بھی ایک قرض ہے ، جیسا کرو گے ویسا بھرو گے ، والدین کی نافرمانی ایسی چیز ہے جس کی سزا اللہ تعالی آخرت سے پہلے دنیا میں ہی دے دیتا ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے (دو چیزیں ایسی ہیں جن کی سزا اللہ تعالی جلد دے دیتا ہے : سرکشی اور والدین کی نافرمانی)، اور دوسری حدیث پاک میں ہے : (والدین کا نافرمان ، احسان جتانے والا اور شراب نوشی کا عادی شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا)۔

برادران اسلام :

والدین اور بالخصوص ماں کے ساتھ حسن سلوک کرنا تمام آسمانی شریعتوں میں متفق علیہ مسئلہ ہے ، اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے :{وَإِذْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا تَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا ...} . اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے پختہ عہد لیا کہ تم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرو گے اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا ۔ اور اللہ تعالی نے تمام لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا : وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ أُمُّهُ وَهْنًا عَلَى وَهْنٍ وَفِصَالُهُ فِي عَامَيْنِ أَنِ اشْكُرْ لِي وَلِوَالِدَيْكَ إِلَيَّ الْمَصِيرُ} اور ہم نے انسان کو اس کے والدین کے بارے میں حکم دیا جسے اس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف کی حالت میں اٹھائے رکھا اور جس کا دودھ چھوٹنا بھی دو سال میں ہے (اسے یہ حکم دیا) کہ تو میرا شکر ادا کر اور والدین کا بھی ۔ میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے ۔

اسلام نے ہر اس شخص کے سامنے والدین کی نافرمانی کے راستے کو بند کر دیا ہے جس کا نفس اسے نافرمانی پر اکسائے ، بعض نوجوان سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے والدین سے زیادہ دین کے پابند ہیں اور گفتگو میں ان سے سختی کرتے ہیں یا ان سے برا سلوک کرتے

ہیں ہم ایسے نوجوانوں کو کہتے ہیں کہ : دین متین نے ہمیں والدین کے ساتھ نیکی کرنے اور حسن سلوک کرنے کا حکم دیا ہے اگرچہ وہ کافر ہی کیوں نہ ہوں اور یہ حکم اس لئے دیا ہے تاکہ والدین کا نافرمان اپنے والدین کے پرہیزگار نہ ہونے کو وجہ نہ بنا سکے ، اس بارے میں اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے :{وَإِنْ جَاهَدَاكَ عَلَى أَنْ تُشْرِكَ بِي مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا وَاتَّبِعْ سَبِيلَ مَنْ أَنَابَ إِلَيَّ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ} اور اگر وہ دونوں تجھ پر اس بات کی کوشش کریں کہ تو میرے ساتھ اس چیز کو شریک ٹھہرائے جس کا تجھے کچھ علم نہیں تو تو ان کی اطاعت نہ کر نا اور دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنا اور اس شخص کی پیروی کرنا جس نے میری طرف رجوع کیا ۔ پھر میری ہی طرف تمہیں پلٹ کر آنا ہے تو میں تمہیں ان کاموں سے باخبر کر دوں گا جو تم کرتے رہے تھے ۔

اور اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ کہتی ہے : رسول اللہ صلی اللہ کے عہد میں میری ماں شرک کی حالت میں میرے پاس آئی اور وہ اس بات کی خواہشمند تھی کہ میں اس سے صلہ رحمی کروں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا اور کہا : کیا میں اپنی ماں سے صلہ رحمی کروں ؟ آپ نے فرمایا :(ہاں تم اپنی ماں سے صلہ رحمی کرو) ۔

والدین خواہ کفر کی حالت میں ہو یا وہ تمہیں اللہ کی نافرمانی یا کفر پر اکسانے کی کوشش کریں تو تو ان باتوں میں ان کی اطاعت مت کر مگر یہ بات تیرے لئے یہ جواز مہیا نہیں کرتی کہ تو ان دونوں میں سے کسی ایک کے ساتھ برا سلوک کریں بلکہ تجھے تمام حالات میں ایسے ہی ہونا لازمی ہے جیسے اللہ سبحانہ وتعالی نے تجھے حکم دیا ہے ، ارشاد خداوندی ہے : {وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوفًا} اور تم دنیا میں ان دونوں کے ساتھ اچھے طریقے سے رہنا ۔

اور تجھے یہ بات جان لینی چاہیے کہ یہ تیری طرف سے کوئی احسان نہیں ہے بلکہ یہ تیرے اوپر واجب اور فرض ہے اگر تو نے اس میں سستی اور کوتاہی کی یا اس کو ادا نہ کیا تو تو گناہ گار ہو گا ۔

خوش بختی ہے اس شخص کی جس نے اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کیا ، اس کے ساتھ نیکی کی اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے جد وجہد کی ، عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے کہا : رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : (اللہ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے)۔

اے اللہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنے پر تو ہماری مدد فرما ، تو ان کو بخش دے اور اس پر رحم فرما جس طرح انہوں نے ہمیں بچپن میں پالا ۔